اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ... عسیٰ ان ... مقاماً محمودا

الفضل

خطبہ نمبر

روزنامہ

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ

سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۳ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان یکم مارچ - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ابھی لاہور سے تشریف نہیں لائیں ۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی سے افاقہ ہے - کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھی جائے ۔

خدا کے فضل سے تین دن متواتر خوب بارش ہوئی ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وقف زندگی سے مراد

"دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے - کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بردباری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے - دوسروں کو آرام پہونچانے کیلئے دکھ اٹھائیں - اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ...)

صدق کی پہچان

"ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے - عزیزو! یہ دین کے لئے - اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے - اس وقت کو غنیمت سمجھو - کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ...)

کروڑوں آدمیوں سے بہتر آدمی

فرمایا - ہماری جماعت میں "اس قسم کے آدمی پیدا ہونے چاہئیں - جو دینی علوم سے واقفیت رکھنے والے ہوں - عالم باعمل ہوں تا کہ ان کی تحریر - اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے - ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو - کہ خدا کے واسطے کام کرے - وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔"

(ڈائری حضرت مسیح موعود علیہ السلام اخبار بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

شمالی ہندوستان کا مشہور دواخانہ امرت دھارا فارمیسی اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں اپنے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ پر ماہ مارچ
میں اپنی قیمتی مجرب ادویات متعلقہ جملہ امراض بالخصوص ذیابطیس۔ ناطاقتی۔ پائیوریا وغیرہ پر بھاری رعائیت دیتا ہے۔ چنانچہ تقریباً
کل امراض کی ایک دوا "امرت دھارا" اور اس کے مرکبات (بام۔ مرہم۔ لوشن وغیرہ) نیز کشتہ سونا و ہیرا پچیس ۲۵ فیصدی رعائیت
پر اور اپنی پانچ سو ادویات اور پانچ درجن کتب
پچاس فیصدی رعائیت پر دیتا ہے!
سال بھر میں ایک ہی بار سنہری موقع ہے
وہ لوگ جو اپنی جوانی کی خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ جن کو اپنے کنبے کی صحت اور تندرستی
کا ہمیشہ خیال ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ مارچ کا مہینہ سال بھر میں ایک بار
آتا ہے۔
آج ہی یہ کوپن پُر کر کے بذریعہ ڈاک بھیجدیں!
بخدمت مینجر صاحب امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور (۱۵)
جناب من!
براہِ نوازش اپنی فہرست ادویات اور امراض مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج بذریعہ ڈاک
مفت بھیجدیں۔
نام ....
پتہ ....
ایک اور بھاری بچت
ماہ مارچ کے اندر روپیہ جمع کرا دینے سے آپ یہ تمام ادویات
سارا سال بھر جبتک آپ کی رقم ختم نہیں ہو جاتی۔ اسی
رعائیت پر منگوا سکتے ہیں۔
امراض مخصوصہ مردمان اور ان کا علاج، اور فہرست
ادویات و کتب مفت منگوائیے!
ڈاک و تار کا پتہ۔ امرت دھارا۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بمبئی ۲۸ فروری۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا۔ کہ ریاست لمبڈی نے ان تمام اصول اور قوانین کو توڑ دیا ہے جو مہذب ممالک میں انسانی زندگی کی حفاظت کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اگر اس ریاست کے حکمران نے اپنی رعایا کے حقوق کی حفاظت نہ کی۔ تو اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور یا اسے دست بردار ہونا پڑے گا۔ اسی طرح دوسرے والیان ریاست کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو یہ آگ ہمالیہ سے راس کماری تک پھیل جائے گی۔ یا تو انہیں خود بخود حکومت کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور یا پھر ہم ان پر مقدمات چلا کر ان کو گدیوں سے اتار دیں گے۔

رنگون ۲۸ فروری۔ ایک گورکھے کے ایک مسلمان عورت پر مبینہ جارحانہ حملہ کی وجہ سے ہندو مسلم فساد برپا ہو گیا۔ جس میں ۲۶ اشخاص مجروح ہوئے۔ اس عورت کے بھائی کو بھی گورکھے نے چھرے سے ہلاک کر دیا۔

حیدر آباد دکن ۲۸ فروری خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب کے بعض ہندو لیڈر ریاست کے حالات کا بچشم خود مطالعہ کرنے کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ اور وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔ راجہ نریندر ناتھ نے سر اکبر حیدری کو اس مضمون کی ایک چٹھی بھی لکھا ہے۔ اور ممکن ہے ریاست کی طرف سے ان کو دعوت بھی بھیجی جائے۔

جے پور ۲۸ فروری۔ وائسرائے کی یہاں آمد پر اگرچہ ریاست کی طرف سے ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مگر شہر میں ہندو مسلمانوں نے ہڑتال کی۔ لوگ مظاہرہ بھی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن لاٹھی چارج کر کے انہیں منتشر کر دیا گیا۔

لاہور ۲۸ فروری۔ ضلع جہلم میں چارہ کی کمی تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور اس کے انسداد کے لئے حکومت ۴۵ ہزار روپیہ بطور تقاوی پہلے تقسیم کرا چکی ہے۔ اور مزید ۵۰ ہزار اب منظور کیا گیا ہے۔

رنگون ۲۸ فروری۔ بعض شر انگیز کھکشوؤں کی رہنمائی میں قریباً ایک ہزار برمیوں کے ایک ہجوم نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے ہندوستانیوں کے ستر مکانات جلا کر راکھ کر دیئے۔ اور اگر پولیس بروقت نہ پہنچتی۔ تو معلوم نہیں۔ یہ ظالم اور کیا کچھ کرتے۔ اب اس کے نواح میں ہندوستانیوں کی حفاظت کے لئے خاطر خواہ انتظام کئے گئے ہیں۔

دہلی ۲۸ فروری۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ ہندوستانی رسالہ کے ایک دستہ پر قبائلی گروہ نے حملہ کر دیا جس سے تین سپاہی مجروح ہوئے۔ رسالہ نے بھی فائر کئے۔ جس کے نتیجہ میں پانچ حملہ آور ہلاک ہو گئے۔

مدراس ۲۸ فروری۔ اسمبلی کے ۱۴ کانگرسی ممبروں نے گاندھی جی کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں ان کے اصول اور ورکنگ کمیٹی کے مستعفی ممبروں پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

لاہور ۲۸ فروری محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ حکومت پنجاب نے جیل خانوں میں قیدیوں کو باقاعدہ جسمانی تربیت دیئے جانے کا انتظام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تربیت میں ڈرل کرنا اور فوجی نوعیت کی بعض دیگر ورزشیں بھی شامل ہوں گی۔ بعض جیلوں میں یہ سلسلہ پہلے سے جاری ہے مگر اب ہر ایک جیل کے لئے لازمی ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۸ فروری تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بیکاری کی طرف حکومت کو متوجہ کرنے کے لئے آج ایک ہندو نوجوان نے اسمبلی چیمبر کے سامنے بھوک ہڑتال کی۔ اور جب وزیر اعظم جانے لگے۔ تو ان کی موٹر کے آگے لیٹنے کی کوشش کی۔ پولیس نے گرفتار کر کے چالان کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ پارلیمنٹ کی لیبر پارٹی نے اس بناء پر حکومت کی مذمت کے لئے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے۔ کہ اس نے جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر کے اپنی ایک دوست حکومت کو جان بوجھ کر ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کہ اس کا یہ اقدام بین الاقوامی روایات کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اس کی یہ پالیسی برطانیہ کو تمام جمہوری ممالک کی نظر میں ذلیل کر دے گی۔

لنڈن ۲۷ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کانگرس نے اپنی پالیسی میں تبدیلی کر کے ہندوستانی ریاستوں میں سول نافرمانی کی جو تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس میں مداخلت کے لئے حکومت کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ کرنل میور ہیڈ نے جواباً کہا۔ کہ ریاستوں کے ساتھ معاہدات کے سلسلہ میں پیراماؤنٹ پاور ہونے کے لحاظ سے ہم پر جو پابندی عائد ہوتی ہے۔ اسے ہم ضرور ادا کریں گے۔ اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ بعض لیبر ممبروں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ کانگرسی لیڈروں پر قانونی پابندیاں عائد کی جائیں۔

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ چند روز ہوئے جے پور میں ایک گوردوارہ کی تعمیر کے سلسلہ میں پولیس نے مسلمانوں کے ایک ہجوم پر گولی چلائی تھی۔ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے کانگرس نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

پشاور ۲۸ فروری۔ محرم کے موقعہ پر فسادات کے احتمال کو روکنے کے لئے صوبہ سرحد میں پولیس کے وسیع انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک زبردست جمعیت بھیجی گئی ہے وہاں کے ہندوؤں کا مطالبہ ہے کہ محرم کے موقع پر فوج کا پہرہ لگا دیا جائے۔ ورنہ وہ ہڑتال کر دیں گے۔

پیرس ۲۸ فروری۔ فرانکو گورنمنٹ کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت فرانس نے جو اعلان کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ حکومت فرانس نے یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ فرانکو گورنمنٹ کے لئے سپین میں سہولتیں بہم پہنچائے اور سپین کی جائداد واپس دلانے میں اس کی مدد کرے گی۔ اور عنقریب دونوں حکومتوں میں دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

دہلی ۲۸ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید کے سلسلہ میں قریباً پونے تین لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

کراچی ۲۸ فروری۔ آج سندھ اسمبلی میں حکومت کی مالی پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ طوفان کی وجہ سے جن علاقوں میں فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ وہاں پچاس فیصدی مالیہ میں تخفیف کا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ نان بیراج علاقہ میں ۶½ لاکھ کی تخفیف منظور کی گئی ہے۔

راجکوٹ ۲۸ فروری۔ آج گاندھی جی نے یہاں کے جیلوں کا معائنہ کیا۔ اور قیدیوں نے اپنی شکایات پیش کیں جن کے متعلق حکومت نے اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ مسلمانوں کے ایک نمائندہ وفد نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ اور ریفارم کمیٹی میں اپنی نمائندگی کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جھگڑے کے خاطر خواہ تصفیہ کے روشن امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

یروشلم ۲۸ فروری۔ آج پھر عربوں کا سرکاری فوج سے تصادم ہو گیا۔ جس میں ۱۴ عرب ہلاک ہوئے اور ۱۶ راغفلیں نیز ۲ ہزار کارتوس فوج کے قبضہ میں آ گئے۔

جنیوا ۲۸ فروری۔ سپین کی جمہوریت کے صدر موسیو ازانا نے باضابطہ طور پر اپنا استعفیٰ پیش کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ان کی شکست یقینی ہے اس لئے انہیں جلد از جلد صلح کر لینی چاہیئے۔

سیالکوٹ ۲۸ فروری۔ آج بعد دوپہر قریباً آدھ گھنٹہ تک ژالہ باری ہوتی رہی۔ اور چار چار تولے کے اولے پڑے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

شیخوپورہ ۲۷ فروری۔ ایک قریبی گاؤں میں حقہ کی چلم الٹ جانے سے ایک مکان میں ایسی شدید آگ لگی کہ وہاں بندھے ہوئے ۲۲ مویشی نیز ایک انسان کا محافظ سب کے سب

نارتھ ویسٹرن ریلوے
تعطیلات محرم کے لئے رعایت

آئندہ تعطیلات محرم کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے ۲۲ فروری سے لے کر ۳ مارچ ۱۹۲۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۱۳ مارچ ۱۹۲۹ء تک کارآمد ہوسکیں گے حسب ذیل شرحوں پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ مسافت ۱۰۰ میل سے زائد ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ ۱ $\frac{1}{3}$ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ ۱ $\frac{1}{2}$ "

چیف کمرشل مینیجر لاہور

عہدہ داران جماعت مقامی کی ذمہ واری

جملہ مقامی جماعہائے احمدیہ و احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مالی سال ۲۹-۱۹۲۸ء کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام جماعتوں کے بقائے ۲۹-۱۹۲۸ء تک صاف ہو جاویں۔ نوماہی بجٹ کے پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست اس سے قبل الفضل مجریہ ۲۲ جنوری میں شائع کی جاچکی ہے۔ اسکا مطالعہ کر لیا جاوے اور دیکھ لیا جاوے۔ کہ کیا آپ کی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل ہے۔ اگر نہ ہو تو کوشش کریں کہ سال کے اختتام پر جو فہرست بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کیلئے پیش کی جائیگی۔ اس میں آپکی جماعت کا نام بھی ہو تا آپ بھی حضور کی دعائیں اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ناظر بیت المال

معارف

مرگی۔ ہسٹیریا۔ موتیا بند۔ بہرہ پن۔ دمہ۔ کنٹھ مالا۔ باؤ گولہ۔ تلی۔ جلندھر۔ سنگرہنی۔ ذیابیطس اور دیگر پیشاب کی بیماریوں فیل پا۔ داد چنبل۔ بواسیر۔ سل۔ دق۔ نکسیر اور دون عورتوں کے پوشیدہ اور جسمانی امراض کے لئے نوے فیصدی کامیاب امریکن ادویات طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) کے حصص کی فروخت

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو اپنا روپیہ کسی مستقل نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں شائع کیا جاتا ہے کہ سندھ جننگ فیکٹری میں جو گذشتہ سال سندھ میں تیار ہوئی ہے۔ اور جس میں خدا کے فضل سے بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ منافع بھی بفضل خدا کافی حاصل ہوگا قریباً ستر ہزار کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ روپیہ لگانے کی گنجائش ہے۔ قیمت فی حصہ دس روپیہ ہے۔ مگر ایک ہزار روپیہ سے کم کے حصص فروخت نہیں کئے جاتے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے فوراً خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز دی سندھ جننگ فیکٹری کنری قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میلہ اماوس کے سلسلہ میں جو پیہووہ میں (یہ گاؤں پیہووہ روڈ سے ۷ میل کے فاصلہ پر اور کوروکشتر ریلوے سٹیشن سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) منعقد ہوگا۔ ۱۵ مارچ سے لے کر ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اہم سٹیشنوں سے پیہووہ روڈ اور کوروکشتر تک تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ بشرح ۱ $\frac{1}{2}$ کرایہ جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہوسکیں گے۔ مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

چیف کمرشل مینیجر لاہور

نیرنگ خیال
فروری ۲۹ء سے دسمبر ۲۹ء تک ۱۲ ماہ میں انتہائی رعایت

ایک روپیہ ۱۳ کا منی آرڈر بھیج کر فروری سے دسمبر تک نیرنگ خیال جاری کرا لیجئے۔ وی پی ۱/۲ کا ہوگا۔ یہ رعایت پندرہ سال کے بعد کی گئی ہے۔ ہر ماہ اسی ۸۰ صفحہ کا رسالہ اور چھ تصویریں شائع ہوتی ہیں۔ ملک کے بہترین اہل قلم نیرنگ خیال میں لکھتے ہیں۔ اگر آپ جنوری کا سالنامہ بھی لینا چاہیں جو کہ شائع ہو چکا ہے تو صرف تین روپے منی آرڈر کیجئے گا۔ اس کے بغیر گیارہ پرچوں کے لئے ۲/۱۳ عہ

مینیجر نیرنگ خیال بیڈن روڈ لاہور

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد کی دوکان

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ تپ۔ کھچیش۔ درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں عزیزوں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدینؓ صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۱۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔

آستانۂ احمدیت

سلامت رہے احمدی آستانہ
انہیں یاد ہو یا نہ ہو عہد الفت
وہ اک دوسرے سے جدا ہو نہ سکتا
وہ حسن دل افروز کی جلوہ ریزی
معارف جو مہدی نے ہم کو سکھائے
سنا دو بشارت مسیح آ گیا ہے
مبارک سلامت کا ہو شور گھر گھر
فلک پر بآیں جسم زندہ ہے عیسیٰ
غلامان احمدؐ کو مژدہ کہ ہوں گے
حقارت سے دیکھو نہ تم احمدی کو
کسی روز مطمع اقوام ہو گا
جلا دے گی دم بھر میں سب خار کماں کو
یہ تیغیں ہے قطع تعلق کا موجب
دوشالے کی ہر شان کمبل میں پنہاں
ہے کچھ اور اسلامی طرز حکومت
تکلف نہ کیجے نہ تکلیف دیجے
نیاز و ستائش ہے شیوہ ہمارا
ہے مجموعۂ درد و کلفت سراسر
بہت ہم نے لوٹیں چمن میں بہاریں
تری کم نگاہی کے قربان ساقی
بہانہ ہے خون اپنا راہ خدا میں
ادھر نوجوانوں میں خدمت کا جذبہ
یہ دو پہیے گاڑی کے چلتے رہیں گے
ہے محمودؐ محبوب دلہائے امت

کہ جس میں بنا ہے مرا آشیانہ
مجھے بھول سکتا نہیں وہ زمانہ
محبت کا باہم عجوب کارخانہ
مرے شوق بے تاب کو تازیانہ
یہی تو ہے کعبہ کا مخفی خزانہ
ہر اک کی زباں پر یہی ہو ترانہ
بجے بستی بستی میں یہ شادیانہ
ابھی رہنے بھی دو وہ یہ قصہ پرانا
وہی وارث تاج و تخت شہانہ
ہے گدڑی میں پوشیدہ لعل یگانہ
نہ ملتی ہو گو آج نان شبانہ
زباں تیری واعظ ہے یا ہے زبانہ
اسے روک لو تا رہے دوستانہ
ہے دلق فقیری میں رنگ شہانہ
نہ یہ فیسٹی اِزم نے آمرانہ
کہ ہے سادگی راحت جاودانہ
اور ان کے لئے نازش دلبرانہ
سناؤں تمہیں کیا میں اپنا فسانہ
قفس کا ہے قسمت میں اب آب و دانہ
ادھر بھی ہو اک آدھ جام مغانہ
بنانا نہیں ہو گا کوئی بہانہ
ادھر جوش صدق و خلوص زنانہ
تو پالیں گے ہم فتح کا آستانہ
لباس فقیری میں ذات شہانہ

ہمیں فکر و اندیشہ کیا ہو گا اکمل
کہ مسکن ہے دلدار کا آستانہ

خاکسار۔ اکمل عفی عنہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کا وقت

اکثر احباب کو اگرچہ وقت ملاقات کا علم ہے۔ لیکن احباب کی ایک خاصی تعداد کو دفتر میں آکر علم ہوتا ہے۔ اور پھر ان کی سابقہ لاعلمی ان کے لئے اور دفتر کے لئے پریشانی کا موجب ہوتی ہے۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے نام لکھانے کے واسطے ۹½ بجے سے ۱۰ بجے صبح کا وقت مقرر ہے۔ ۱۰ بجے فہرست ملاقات تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے بھیجدی جاتی ہے۔ اور ملاقاتیں (اگر منظور ہوں) تو ظہر سے پہلے پہلے ہو جاتی ہیں۔ براہ کرم جملہ احباب نوٹ فرما لیں۔ کہ دس بجے سے پہلے خود آ کر یا تحریر کے ذریعہ اپنا نام مع غرض ملاقات اور وقت ملاقات دفتر میں پہنچا دیا کریں۔

اسی طرح بیرونی احباب بذریعہ چٹھی (جو پرائیویٹ سیکرٹری کے ایڈریس پر ہو) دفتر ہذا کو اطلاع دے دیا کریں۔ تو ان شاء اللہ سہولت رہے گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری

تحریک دعوت عامہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ جنوری کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں حکم دیا تھا کہ ہر احمدی جماعت ۸ مارچ تک اپنے جملہ افراد کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوائیں۔ جن میں یہ صراحت ہو کہ دوران سال میں وہ کتنے احمدی بنائیں گے۔ اس خطبہ کی اشاعت میں چونکہ دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے حضور نے اب یہ میعاد ۸ اپریل ۱۹۳۹ء تک بڑھا دی ہے۔ یہ خطبہ اسی اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ احباب اسے بغور مطالعہ کریں۔ اور تاریخ مقررہ کے اندر اندر مطلوبہ فہرستیں مکمل کر کے بھجوا دیں۔ نیز نوٹ کریں کہ حضور نے اس تحریک کا نام تحریک دعوت عامہ رکھا ہے۔ اس لئے اس ضمن میں تمام خط و کتابت جو ناظر دعوۃ و تبلیغ سے کی جائے وہ اسی نام سے ہو۔

قادیان کی جماعت چونکہ یہ خطبہ سن رہی تھی۔ اور اسے ہدایت بھی ایک ہفتہ کی دی گئی تھی۔ اس لئے یہاں کی فہرستیں مکمل ہو چکی ہیں۔ بلکہ باہر سے بھی بعض جماعتوں کی فہرستیں آ چکی ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری صاحب تبلیغ نے جو فہرست بھجوائی ہے۔ وہ ان کی محنت اور مستعدی کی دلیل ہے۔ اس میں انہوں نے تمام احباب جماعت کے اسماء حلقہ وار درج کر کے ان کے آگے نئے احمدی بنانے کے وعدہ کی تعداد کے علاوہ ان ایام کی تعداد بھی درج کر دی ہے۔ جو احباب نے وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ تین سو دس احمدیوں نے ۳۵۶ احمدی بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور کل ۳۶۱۵ ایام تبلیغ کیلئے وقف کئے ہیں۔ سوائے لاہور چھاؤنی کی جماعت کے باقی تمام شاخوں نے اپنے نام کے آگے دن مقرر رکھے ہیں۔ اور کسی دوست نے دس سے کم دن وقف نہیں کئے۔ بعض نے تو ستر ستر دن دیئے ہیں۔

جماعت احمدیہ لاہور کی یہ فہرست اس قابل ہے کہ دوسری جماعتیں بھی اس کی تقلید کریں۔ اور اسی رنگ میں فہرست مکمل کر کے جلد از جلد دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھیجدیں۔ یعنی اپنی فہرستوں میں ان ایام کی تعداد ضرور رکھیں۔ جن ایام کو وہ تبلیغ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ نیز اگر کسی خاص مقام میں تبلیغ کرنا ان کے مدنظر ہو تو اس کی بھی تصریح کر دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

معاونین "الفضل" کا شکریہ

ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں الفضل کے ۲۷ نئے خریدار بنے۔ جن میں سے ۲۱ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور ۶ خریدار مندرجہ ذیل احباب نے مہیا فرمائے۔ جن کا ہم دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ قانونگو قادیان — ایک خریدار
(۲) بابو نور محمد صاحب اوورسیئر غازی گھاٹ — "
(۳) مکرم شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ قادیان — "
(۴) مکرم اختر علی صاحب بہار — "
(۵) مکرم بشیر احمد صاحب کلکتہ — دو خریدار

دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی خریداری کے لئے تحریک فرمائیں۔ بعض دوست جو استطاعت رکھنے کے باوجود الفضل نہیں خریدتے انہیں ضرور خریداری کی تحریک کرنا چاہیئے۔ امید ہے دوست اس گزارش پر عمل فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ خاکسار منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

خطبہ جمعہ

تبلیغ احمدیت کے متعلق اوقات وقف کرنے کا مطالبہ

آٹھ اپریل تک تمام واقفین کی لسٹیں پہونچ جانی چاہئیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا میں نے پچھلے سے پچھلے جمعہ میں قادیان کی جماعت کو

تبلیغ احمدیت کے لئے

اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور اس کے مطابق واقفین کی لسٹیں میرے پاس پہونچ گئی ہیں۔ میں نے تحریک جدید۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ کے سپرد یہ کام کیا ہے کہ وہ پہلے ایسے علاقوں کے لئے جہاں تبلیغ کے لئے خاص طور پر ضرورت ہے۔ آدمی چن لیں۔ اور پھر بقیہ لوگوں کو ان علاقوں میں کام کرنے کی اجازت دے دیں۔ جن کو وہ خود ترجیح دیتے ہیں:۔

تبلیغ ایک ایسا فرض ہے۔ کہ جو الٰہی جماعتوں کے ابتدائی زمانہ میں سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ پروگرام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی جماعتوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کو تفصیلی طور پر پورا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ بعض علاقوں یا ملکوں میں اس جماعت کی اکثریت ہو۔ خالی

شہروں کی اکثریت

کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ وسیع علاقوں اور ملکوں میں ہی وہ احکام نافذ کئے جا سکتے ہیں۔ جو سوسائٹی کے ساتھ بحیثیت جماعت تعلق رکھتے ہیں۔

پس اسلام کی وہ تشریح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں ملی ہے۔ اور اسلام کا وہ دور جو دنیا میں آج سے تیرہ سو سال قبل گزرا ہے۔ اس تشریح پر عمل اور اس دور کا قیام اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ جبکہ ہم وسیع علاقہ میں اپنی اکثریت پیدا کر لیں۔ اور پھر

باہمی اتحاد اور فیصلہ

کے ساتھ اس قانون اور شریعت کو رائج کریں۔ جس کو اسلام نے ہم میں رائج کرنا چاہا ہے۔ افراد کی کثرت اگر وہ مختلف ممالک میں پھیلے ہوں۔ گو مالی لحاظ سے اور سیاسی لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے مگر اجرائے قانون کے لحاظ سے مفید نہیں ہو سکتی۔ اگر دس کروڑ افراد ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں۔ تو وہ اجرائے قانون کے لحاظ سے اتنے مفید نہیں ہو سکتے۔ جتنے ایک کروڑ اگر ایک جگہ جمع ہوں:۔

پس قرآن کریم کی تعلیم کو عملی صورت میں کسی علاقے میں ظاہر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی وسیع علاقہ ایسا ہو۔ جہاں جماعت احمدیہ کلی طور پر موجود ہو۔ یا بہت بڑی اکثریت رکھتی ہو۔ اور یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ منظم صورت میں تبلیغ نہ کی جائے۔

مختلف علاقے لے لئے جائیں

اور ان میں منظم طور پر پورے زور کے ساتھ تبلیغ کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ علاقہ ظاہر ہو جائے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کے لئے مقدر فرمایا ہو:۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی ہماری جماعت نے اس ذمہ داری کو پورے طور پر نہیں سمجھا اور مجھے بہت ہی زیادہ افسوس ہے کہ اس بارہ میں سب سے زیادہ غفلت قادیان کے لوگوں کی ہے۔ جہاں اور خدمات میں قادیان کی جماعت دوسروں سے بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے میں یہ سب سے پیچھے ہے۔ امن نے ان کے دماغوں میں

غلط اطمینان

پیدا کر دیا ہے۔ شائد کوئی کہے۔ کہ یہاں امن کہاں ہے۔ روز احرار کی طرف سے فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن فتنہ کا ہونا اور چیز ہے۔ اور قلبی اطمینان اور ہے۔ جہاں ایک احمدی دس مخالفوں میں گھرا ہو۔ وہاں فتنہ اس کے دل میں یہ خلش پیدا کر سکتا ہے۔ کہ شائد میں تباہ نہ ہو جاؤں مگر جہاں دس پہلے مانسوں میں ایک شرارت کرنے والا ہو۔ وہاں نفس مطمئن ہوتا ہے۔ اور گو تکلیف ہو۔ مگر یہ گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کہ میں تباہ ہو سکتا ہوں۔ یہی حال قادیان اور باہر کے فتنوں کا ہے۔ باہر کے فتنے خواہ کتنے تھوڑے ہوں۔ چونکہ وہ اکثریت کی طرف سے ہوتے ہیں۔

جماعت کے لوگوں میں ایک قسم کی بے اطمینانی ہوتی ہے۔ مگر قادیان کے فتنے خواہ کتنے بڑے کیوں نہ ہوں۔ جماعت کے دلوں میں یہ اطمینان ہوتا ہے۔ کہ ہم یہاں طاقت اور تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ یہ اطمینان کی صورت ایسی ہے جو نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ اور مجھے افسوس ہے کہ اس نے قادیان کی جماعت کے دماغوں میں

امن کا غلط خیال

پیدا کر دیا ہے۔ اور جماعت کی مثال اس کبوتر کی سی ہے۔ جس پر جب بلی حملہ کرتی ہے تو وہ آنکھیں بند کر لیتا اور خیال کر لیتا ہے۔ کہ اب بلی مجھے دیکھ نہیں سکتی۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایک چھوٹے سے قصبہ میں ان کی اکثریت ہونے سے حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی جائے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے احمدیت اپنے امن کے لئے اختیار کی ہے؟ جس کی جدوجہد اپنے نفس کے لئے امن پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس نے احمدیت کو نفس کے لئے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر دین کے لئے اختیار کیا ہوتا تو اپنے نفس کے لئے آرام حاصل کرنے پر اسکی جدوجہد ختم نہ ہو جاتی۔ ہمارا امن تو دین کے لئے امن پر منحصر ہے۔ اگر دین کے لئے امن نہیں۔ تو ہمارے امن کے کیا معنی۔ اگر دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے امن نہیں تو قادیان میں اگر ہم طاقت ور بھی ہوں یہاں کوئی بھی فتنہ کرنے والا آدمی باقی نہ رہے۔ احراری فتنے بھی مٹ جائیں تو کیا فائدہ۔ اس کے معنی زیادہ سے زیادہ یہ ہوں گے کہ ہمیں نجات حاصل ہو گئی۔ مگر یہ نجات تو غیر احمدی ہونے کی صورت میں ہمیں پہلے ہی حاصل تھی۔ یہ سب فتنے تو پیدا ہی اس لئے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اور ہم نے تو احمدیت اس لئے قبول کی تھی۔ کہ چاہے ہمارے لئے فتنے پیدا ہوں مگر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے امن

قائم ہو جائے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے امن قائم ہو جائے۔ کم سے کم شروع میں ایسا ایک علاقہ ہی ہو۔ جہاں آپ کی تعلیم زندہ کر کے جاری کیا جا سکے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو آپ کے جھنڈے تلے لے آئیں اور اگر ہم کسی وقت اس لئے کوشش کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ جس علاقہ میں ہم رہتے ہیں اس میں امن قائم ہو گیا ہے۔ تو یہ ہمارے

ایمان کی کمزوری کی علامت

ہے۔ جہاں دوسری اکثر اچھی باتوں میں قادیان کے لوگ اچھا نمونہ دکھانے کے عادی ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی اکثریت چندہ باقاعدہ ادا کرتی ہے دین سیکھنے کی طرف بھی وہ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور وعظ وغیرہ شوق سے سنتے ہیں۔ اسی طرح اور کئی خوبیاں ان میں ہیں۔ وہاں مجھے سخت افسوس ہے کہ تبلیغ کے معاملہ میں وہ دوسروں سے بہت پیچھے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چند کارکنوں کو چھوڑ کر اس نیکی کے خانوں میں باقی لوگوں کے لئے صفر لکھا ہوا ہے۔ اگر قادیان کے لوگ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے۔ ان میں

حقیقی بیداری

پیدا ہوتی۔ اور وہ سمجھتے۔ کہ احمدیت کو اللہ تعالےٰ نے کیوں قائم کیا ہے تو آج تک لاکھوں آدمی قادیان اور اس کے ارد گرد احمدی ہو چکے ہوتے۔ ایک یا دو لوگوں کو ہر سال احمدی بنا لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اور اتنے بنا لئے جائیں تو آپ غور کر سکتے ہیں۔ کہ دس سال میں ہی جماعت کتنی ترقی کر سکتی ہے۔ آپ لوگ اندازہ کر لیں۔ کہ آج سے آٹھ سال قبل قادیان میں

احمدیوں کی تعداد باون سو کے قریب تھی

اگر اس میں سے چالیس فیصدی مرد تبلیغ کرنے کے قابل سمجھ لئے جائیں تو وہ دو ہزار ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ دو ہزار احمدی اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے۔ اور ایک ایک احمدی ہی اور بناتے۔ تو ۱۹۳۱ء میں یہ چار ہزار ہو جاتے۔ اور اگر پھر وہ بھی ایک ایک اور بناتے تو ۱۹۳۲ء میں آٹھ ہزار ہو جاتے۔ اور اگر یہ بھی محنت کے ساتھ کام کرتے تو ۱۹۳۳ء میں یہ تعداد ۱۶ ہزار ہو جاتی۔ اور اگر وہ اسی محنت کو قائم رکھتے تو ۱۹۳۴ء میں بتیس ہزار اور ۱۹۳۵ء میں چونسٹھ ہزار ۱۹۳۷ء میں ۱۲۸۰۰۰ اور ۱۹۳۸ء میں ۲۵۶۰۰۰ ہو جاتے پھر اگر ان کے بیوی بچوں کو ساتھ شامل کر لیا جائے۔ تو جماعت کئی لاکھ کی ہو سکتی تھی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ

شیخ چلی والی باتیں

ہیں۔ اور یہ وہی بات ہے۔ جسے خیالی پلاؤ پکانا کہتے ہیں۔ مگر حقیقتاً یہ بات نہیں۔ جن لوگوں نے اپنی ذمہ واری کو سمجھا ہے۔ انہوں نے عملاً ایسا کر کے دکھا دیا ہے۔

صحابہ کرام کی جدوجہد

سے پچاس سال کے عرصہ میں تین کروڑ مسلمان بن چکے تھے۔ اور سپین کے ساحلوں سے لے کر چین کی حدود تک بلکہ تمام معلومہ دنیا میں اسلام کا پیغام پہونچ چکا تھا۔ اور اسوقت کی متمدن دنیا کے اسی فیصدی علاقہ پر ان کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ پس یہ باتیں ناممکن نہیں ہیں بشرطیکہ لوگ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں۔ اور جو شخص احمدی ہو جائے۔ وہ سمجھ لے کہ میں کوئی نئی مخلوق ہو گیا ہوں۔ اگر وہ صرف یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے چند عقائد بدل لئے ہیں۔ باقی میں ویسا کا ویسا ہی زمیندار ہوں۔ ویسا ہی لوہار یا ترکھان ہوں جیسے پہلے تھا تو وہ کیا تبدیلی اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ خیال کرتا ہے کہ میں کوئی نئی جنس ہو گیا ہوں۔

نئی مخلوق

بن گیا ہوں خدا تعالےٰ کی آواز بن گیا ہوں۔ تو دیکھو اللہ تعالےٰ اسے کتنی ہمت قوت اور حوصلہ عطا کر دیتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ قادیان کے لوگ خصوصاً اپنی سستی کو دور کر کے عملی طور پر اپنے

اخلاص اور ایمان کا ثبوت

دیں گے۔ صرف نام لکھوا دینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ نام لکھوانے کے پیچھے ایک مضبوط ارادہ۔ عزم اور ہمت ہو۔ پختہ عزم اور مضبوط ارادہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس نیت کے ساتھ کہ خود بھی احمدی بننا ہے۔ اور دوسروں کو بھی بنانا ہے اس صورت میں تمہیں لازماً احمدیت کو سیکھنا پڑے گا۔ اپنے اعمال درست کرنے پڑیں گے۔ اور اس طرح ایک طرف تمہارا اپنا ایمان اور اخلاق ترقی کریگا اور دوسری طرف جماعت ترقی کریگی۔ اور تم ایسے الہیٰ فضل مشاہدہ کرو گے۔ جو روحانیت کے ساتھ ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کی کوئی حد بندی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے دربار میں سب کے لئے گنجائش ہے۔ دنیوی حکومتیں تو کچھ آدمی ملازم رکھ کر کہہ دیتی ہیں۔ کہ اور گنجائش نہیں۔ لیکن

اللہ تعالےٰ کی درباری

خواہ ساری دنیا ہو جائے۔ اور اسے ساری دنیا کو بھی معجزے دکھانا پڑیں اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ پس چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد کوشش کرے کہ اللہ تعالےٰ کے معجزوں کا مورد ہو یہ نہ ہو۔ کہ تم میں سے ایک غریب زمیندار کو بھی دیکھ کر لوگ انگلیاں اٹھائیں اور کہیں کہ یہ ہے کس ہے جو سلوک چاہو اس کے ساتھ کر لو۔

بلکہ یہ ہو۔ کہ اگر کوئی احمدی کہیں اکیلا ہو۔ تو لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھائیں اور کہیں۔ کہ یہ اکیلا ہے۔ مگر اسے چھیڑنا نہیں۔ کیونکہ اسے تکلیف دینے سے خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے دربار میں جتنے لوگ چاہیں۔ یہ مقام حاصل کر سکتے ہیں وہاں ساری دنیا کے لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔ بغیر اس کے کہ اس میں کوئی کمی ہو۔

پس اس ایمان پر تسلی نہ پا جاؤ جس پر تمہاری عقلیں تسلی پاتی ہیں۔ بلکہ

وُہ اخلاق دکھاؤ کہ جس سے خدا تعالیٰ کے پیارے بن جاؤ

اور خوب یاد رکھو۔ کہ اس کے لئے علم کی ضرورت نہیں۔ روپے کی ضرورت نہیں۔ طاقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف نیت کی ضرورت ہے۔ اور اس عزم کی ضرورت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی حکومت تمہارے دلوں پر ہو۔ دل کی پاکیزگی۔ اور صفائی اور رُوح کے فرمانبردار ہونے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد از جلد

واقفین کی فہرستیں

تیار کر کے بھجوا دیں۔ تا ان کے علاقوں میں بھی تبلیغ کے نظام کو مکمل کیا جائے شروع میں کام کرنے والوں کے لئے بے شک دقتیں ہوں گی۔ لیکن اگر ہمت اور ارادہ ہو۔ تو مشکلات خود بخود دُور ہو جایا کرتی ہیں۔

۱۹۲۳ء میں جب ملکانوں کا فتنہ شروع ہُوا۔ اس وقت جماعت کے اندر ایک جوش پیدا ہُوا۔ اور سینکڑوں احمدیوں نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں جا کر تبلیغ کی۔ اور ثواب بھی حاصل کئے۔ مگر انہیں کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے کاروبار بھی ویسے ہی رہے۔ جیسے پہلے تھے۔ نوکریاں بھی ویسی ہی رہیں۔ اور اس موقعہ پر جن لوگوں نے جی چرایا۔ کئی دفعہ ان کو خیال آتا ہوگا۔ کہ کاش ہم بھی ثواب حاصل کر لیتے۔ غور کرو۔ یہ کتنا

عظیم الشان کارنامہ

تھا۔ کہ ایک مٹھی بھر جماعت کا مقابلہ تمام ہندو قوم کے ساتھ تھا۔ اور یہ کتنا شاندار نتیجہ تھا۔ کہ جب اس جماعت کے کام کی وجہ سے ہندوؤں کے لئے مشکلات پیدا ہوئیں۔ اور ادھر ہندو مسلم اختلاف وسیع ہونے لگا۔ تو

گاندھی جی نے برت رکھا

اور کہا۔ کہ جب تک ہندو مسلمانوں میں صلح نہ ہو۔ میں برت نہیں کھولوں گا۔ پھر وُہ کیا عجیب وقت تھا۔ کہ دہلی میں ہندوستان کے بڑے بڑے ہندو مُسلم لیڈر جمع ہُوئے۔ کہ صلح کی تجویز کریں۔ مگر جن کو بُلایا گیا۔ ان میں جماعت احمدیہ کا نام ہی نہ تھا۔ یہی شیخ عبدالرحمٰن مصری جو اس وقت ہماری مخالفت میں حصّہ لے رہے ہیں۔ یہ گھبرائے ہوئے میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ ہمارا تو نام ہی نہیں۔ ان کو توجہ دلانی چاہیئے میں نے کہا۔ کہ مجھے تو توجہ دلانے کی ضرورت نہیں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ وہ خود توجہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور دوسرے ہی روز حکیم اجمل خان صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب کا تار میرے نام آیا۔ کہ اپنے نمائندے جلد بھیجئے۔

صُلح کے کام میں تاخیر ہو رہی ہے

بات یہ ہُوئی۔ کہ جب ہندو مسلم لیڈر صلح کے لئے بیٹھے۔ تو شردھانند صاحب نے کہا۔ کہ لڑائی تو احمدیوں کے ساتھ جاری ہے۔ کیونکہ تبلیغ وُہی کر رہے ہیں یہاں اُن کے نمائندے ہی نہیں ہیں۔ تو صلح کی بات چیت کس سے کی جائے آخر وُہ لوگ جنہوں نے پہلے کبر اختیار کیا۔ اور کہا تھا۔ کہ احمدیوں کو بُلانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجبُور ہو گئے۔ کہ مجھ سے تار کے ذریعہ نمائندے بھجوانے کی درخواست کریں۔ اور جب ہمارے نمائندے جانے لگے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ وہاں جو گفتگو ہوگی۔ وُہ میں ابھی سے بتا دیتا ہُوں آریہ سماجی کہیں گے۔ کہ چونکہ گاندھی جی نے برت رکھا ہُوا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ان کا برت کھلوانے کے لئے باہم صلح کر لیں۔ اور وہ اس طرح کہ ہم بھی وہاں اپنا کام بند کر دیتے ہیں۔ اور آپ بھی کریں۔ بظاہر یہ

خوشنما تجویز

ہے۔ اس لئے مسلمان نمائندے اسے قبول کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جائیں گے۔ مگر تم نے کہنا۔ کہ آپ لوگوں نے ہمارے گھر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس وقت اب صلح کرنے میں آپ کو فائدہ ہے۔ مگر ہمارا سراسر نقصان ہے۔ ملکانے مسلمان تھے۔ ان میں سے آپ لوگ بیس ہزار کو مرتد کر چکے ہیں۔ اور اب صلح کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ ان سب کو کلمہ پڑھوا دو۔ ورنہ اس وقت تک ہمیں تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیئے۔ جب تک ان کو مسلمان نہ بنا لیں۔ اس کے بعد اگر باقی مسلمان کہیں گے۔ تو ہم بھی وہاں کام بند کر دیں گے۔ اور کہیں اور کام شروع کر دیں گے۔

جب ہمارے نمائندے وہاں پہونچے۔ تو بعینہٖ ایسی ہی صورت وہاں پیش آئی۔

سوامی شردھانند صاحب

نے کہا۔ کہ گاندھی جی کو ممنون کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بھی وہاں کام بند کر دیں۔ اور مسلمان بھی بند کر دیں۔ اس پر میرے نمائندوں نے نے کہا۔ کہ آریہ بیس ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا چکے ہیں۔ اور ہم تو ان کے پیچھے محض اصلاح کے لئے لگے ہیں۔

صلح مساوی شرائط پر ہی ہو سکتی ہے

اس لئے یہ وُہ بیس ہزار آدمی واپس کر دیں۔ اور یا پھر ہمیں اتنی دیر وہاں کام کرنے کی اجازت ہو۔ جب تک کہ ہم اتنے آدمیوں کو مسلمان نہ بنا لیں ورنہ مساوات نہیں قائم رہ سکتی۔ ہم فی الحال وہاں کام کریں گے۔ اور جب ان لوگوں کو اسلام میں داخل کر لیں گے۔ جو مرتد ہو چکے ہیں تو چونکہ یہ لوگ احمدی نہیں۔ عام سنی ہیں۔ اس لئے اگر مسلمانوں نے چاہا ہم اس طریق کی تبلیغ وہاں بند کر دیں گے اور اپنے کام کے لئے دوسرا علاقہ چن لیں گے۔ اس جواب کو سُن کر مسلمانوں کے نمائندوں نے کہا۔ کہ احمدی ہمیشہ فساد ہی کرتے رہے ہیں ان کی نیت ہی یہ ہے۔ کہ ملک میں امن نہ ہو۔ چلو ہم صلح کرتے ہیں۔ یہ مٹھی بھر جماعت کیا کر سکتی ہے ان کو شور مچانے دو۔ مگر سوامی شردھانند صاحب نے کہا۔ کہ تم لوگوں کا تو کوئی آدمی وہاں ہے ہی نہیں۔ تمہارے ساتھ میں صلح کیا کروں۔ جب تک احمدیوں کے ساتھ صلح نہ ہو۔ صلح نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح ان

بے شرم علماء

کو جو ملکانوں کے ارتداد پر اپنی رضا کی مُہر لگانے کو تیار ہو گئے تھے۔ مونہہ کی کھانی پڑی۔ اور وُہ اپنی ذلت و رسوائی دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ ہمارا مطالبہ تو آریہ منظور کر ہی نہیں سکتے تھے۔ اور اس طرح یہ صلح بیچ ہی میں رہ گئی۔ اور ہم نے کہا۔ کہ ہم اس وقت تک اس میدان کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک اتنے لوگوں کو واپس نہیں لے آتے آخر وہ جوش کے دن گزر گئے۔ ہمارے مبلغ بھی واپس آ گئے۔ مگر ایک دو آدمی ہم نے اب تک وہاں رکھے ہُوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں وہاں کامیابی ہُوئی ہے۔ چنانچہ کچھ ہی عرصہ ہُوا۔ فتح پور قصبہ جو سادھن کے پاس ہے۔ اور پہلے سارا کا سارا مرتد ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مبلغوں کی تبلیغ سے پندرہ سال بعد پھر اسلام میں داخل ہو گیا ہے۔ اور آریہ لوگ اپنا بوریہ بستر وہاں سے اٹھا کر چلدیئے ہیں

دیکھو۔ کتنی طاقتور قوم سے مقابلہ تھا۔ اس وقت ہندو امراء کہہ رہے تھے۔ کہ ہم کروڑوں روپیہ اس کام پر لگا دینگے۔ اور یہاں تک کہتے تھے کہ ایک ایک آدمی کے بدلے ہزار ہزار روپیہ دیں گے۔

لیکن آخر

دولت اور طاقت کا سر نیچا ہوا

اور مٹھی بھر جماعت کو فتح حاصل ہوئی اور یہ نتیجہ تھا اس قربانی کا جو جماعت نے دکھائی۔ اس وقت ایک قربانی کی رَو تھی۔ جو جماعت میں چل رہی تھی۔ آج تک اس علاقہ میں بعض واقعات اس زمانہ کے مشہور ہیں بلکہ میرے گزشتہ سفر میں بھی بعض لوگ ملے جنہوں نے مندرجہ ذیل واقعہ کا ذکر کیا کہ وہاں ایک گاؤں سب کا سب آریہ ہو چکا تھا۔ صرف ایک عورت

مائی جمیا

تھی جو مرتد نہ ہوئی تھی۔ اس کے لڑکے بھی آریہ ہو گئے تھے۔ آریوں نے کہا کہ اس کا بائیکاٹ کیا جائے تو پھر یہ آریہ بنے گی۔ آخر اس کا بائیکاٹ ہوا حتےٰ کہ اس کے لڑکوں نے اس کے حصہ کی فصل کو بھی کاٹنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت شاید چودھری نصر اللہ خان صاحب یا خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سشن جج علی گڑھ والے وہاں انچارج تھے۔ مائی جمیا ان کے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں نے مزدوروں سے اپنی فصل کٹوانے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ بھی نہیں کاٹتے اور کہتے ہیں کہ شدھی کرواؤ تو کاٹیں گے۔ نہیں تو جاؤ مولویوں سے کٹواؤ۔ ہمارے آدمی بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے وہاں مولوی کہلاتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بطور طنز کہا کہ جاؤ مولویوں سے کٹواؤ۔ انکا خیال تھا کہ یہ لوگ اس کام میں اس کی کیا مدد کر سکیں گے مائی جمیا نے کہا کہ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ بے شک کھیت خراب ہو جائے پروا نہیں مگر میں شدھ نہیں ہوں گی۔ جو دوست وہاں انچارج تھے انہوں نے مجھے اطلاع دی۔ اور میں نے انہیں لکھا۔ کہ بے شک آریوں نے جو کچھ کیا ہے ویسا ہی ہو گا اور

مولوی ہی اسکے کھیت کو کاٹینگے

آپ اپنے تعلیم یافتہ آدمیوں کو لے کر جائیں۔ اور اس کا کھیت کاٹیں۔ چنانچہ کئی گریجوایٹ اور سرکاری ملازم سرکاری خطاب یافتہ لوگ وہاں گئے۔ اور جا کر کھیت کاٹ دیا۔ ان کے ہاتھ لہولہان ہو گئے۔ چھالے پڑ گئے۔ مگر اس علاقہ کے لوگوں پر اس بات کا اتنا اثر ہوا۔ کہ اسی دن سے آریوں نے سمجھ لیا۔ کہ اس جماعت کا مقابلہ آسان نہیں۔ اس علاقہ کے رؤساء اب بھی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ گو اس پر پندرہ سال گزر گئے۔ مگر

اس کا اثر دلوں سے محو نہیں ہوا

اور وہ آج بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ یہ احمدیوں کا ہی کام تھا۔ مسلمانوں میں سے کوئی اور جماعت ایسا نہیں کر سکتی وہی روح اگر آج بھی پیدا ہو۔ تو اس سے شاندار نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں کیونکہ آج جماعت اس وقت سے کئی گنا زیادہ ہے۔ تین چار گنا سے بھی زیادہ ہے۔ صرف ضرورت ارادہ کی ہے اور اخلاص کی۔ پس میں بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور ہر بالغ مرد (عورتوں کو میں ابھی مجبور نہیں کرتا۔ گو وہ اپنی خدمات پیش کریں تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی مگر ان کی یہ خدمت طوعی ہو گی) لیکن ہر بالغ مرد احمدی سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنا وقت اس کام کے لئے دیگا۔ اور یہ ذمہ واری لے گا۔ کہ خواہ کتنا وقت کیوں نہ دینا پڑے وہ ایک دو یا تین یا ان سے زیادہ احمدی سال میں ضرور بنائے گا۔ پس تمام جماعتیں ایسی

فہرستیں تیار کر کے جلد بھجوا دیں

تا ان کے لئے کام کی سکیم بنا دی جائے اور اگر اس سکیم کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ تو چند سال میں ہی ہندوستان کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ احمدیوں میں زیادہ تر ان پڑھ لوگ ہیں۔ یعنی زمیندار طبقہ زیادہ ہے۔ یوں نسبتی لحاظ سے تو احمدیوں میں تعلیم زیادہ ہے مگر باہر کے جلسوں میں تعلیم یافتہ لوگ آتے ہیں۔ اور ہمارے زمیندار آتے ہیں۔ ان کے عوام نہیں سنتے۔ مگر ہمارے عوام دوسروں کی نسبت زیادہ سنتے ہیں گویا ہمارے مخاطبین میں زیادہ تر عوام ہوتے۔ اور دوسروں کے جلسوں کی نسبت ہمارے جلسوں میں اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سیاسی لحاظ سے بات کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاسی طور پر

اسلام اس وقت نہایت نازک دور سے گزر رہا ہے

ایسے نازک دور سے کہ اگر اس وقت اس کی حفاظت کے لئے کوئی جماعت کھڑی نہ ہو گی۔ تو اس کے مٹ جانے میں کوئی شبہ نہیں۔ یوں تو مسلمان بیشک دنیا میں رہیں گے۔ مگر

نام کے مسلمانوں سے اسلام کو کیا فائدہ

قرآن دنیا میں اس لئے نہیں آیا تھا کہ اسے جزدانوں میں بند کر کے رکھا جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مونہہ سے آپکو خدا کا رسول تسلیم کریں بلکہ اس لئے آئے تھے کہ خدا تعالےٰ کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ اگر یہ نہیں تو مسلمانوں کا وجود تعداد میں خواہ کتنا کیوں نہ بڑھ جائے بے فائدہ ہے سفید چیز کو کالا کہہ دینے سے وہ کالی نہیں ہو جاتی۔ اور کالی کو سفید کہہ دینے سے وہ سفید نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح جس کا دل کافر ہو اس کا نام مسلمان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس نازک موقعہ پر ایک جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے مقابلہ کے میدان میں آگے آئے گی۔ اور جلد اسلام کے حقیقی پیرووں کی اتنی تعداد پیدا کرے گی کہ جو دنیا کا مقابلہ آسانی سے کر سکے۔

گو باہر سے بھی اطلاعات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ مگر اس کے لئے آخری تاریخ ۸ مارچ مقرر ہے۔ (یہ خطبہ دیر سے چھپ رہا ہے۔ اس لئے میں ہندوستان کے لئے ..... کی تاریخ مقرر کر دیتا ہوں۔ دعوۃ وتبلیغ کو چاہیئے جس طرح تحریک جدید کا عملہ محنت کر کے سب جماعتوں سے وعدہ لکھوا چکا ہے۔ وہ بھی خاص زور دیکر فہرستیں مکمل کریں۔ اور سلسلہ کے اخبار اس کام میں ان کی پوری مدد کریں) اور اس لحاظ سے وقت بہت کم ہے اس لئے میں پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس سے بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جو وہ کر رہے ہیں۔ قادیان سے فہرستیں آ چکی ہیں۔ اور ان کو بہت جلد

تحریک جدید اور نظارت دعوۃ وتبلیغ

کی طرف سے ان کے فرائض سے مطلع کر دیا جائے گا۔ اور میں ہر ایک احمدی سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ پوری محنت ہمت اور کوشش سے کام کرے گا۔ اور اس سال کے آخر تک ہر وہ شخص جو کوتاہی کرے گا میں مجبور ہوں گا یہ قرار دینے پر کہ اس نے احمدیت کا اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور کہ وہ محض نام کا احمدی ہے۔ حقیقتاً ہمارے ساتھ شامل نہیں؛

اس کے بعد میں قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی

تحریک جدید کے مالی حصہ کی طرف

متوجہ کرتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کوئی وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ میں نے کل دفتر سے لسٹ منگوائی تھی۔ اور مجھے افسوس ہے کہ قادیان میں بھی ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے توجہ نہیں کی وہ ایسے نہیں کہ ہم خیال کریں۔

کہ وہ مالی مشکلات کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ بلکہ ایسے ہیں۔ کہ جو کسی نہ کسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ باہر کی بعض بڑی جماعتوں کی فہرستیں بھی تا حال نہیں آئیں۔ جیسا کہ

دفتر کی اطلاعات

سے معلوم ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وعدوں کا زور آخری دنوں میں بہت ہوتا ہے۔ جو مخلص ہیں۔ وہ تو پہلے دنوں میں ہی توجہ کرتے ہیں۔ پھر درمیان میں رو کم ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب آخری دن ہوتے ہیں۔ تو پھر رو تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوستوں کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اب وقت ختم ہونے کو ہے۔ مگر ان کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔ کہ دس فروری کے بعد یا باہر کے جس خط پر گیارہ فروری کے بعد کی مہر ہو گی۔ ایسا کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے

سینکڑوں لوگوں کو اسکے متعلق الہامات ہو چکے ہیں

تو پھر پیچھے رہنا کس قدر بد نصیبی ہے۔ پس ہر ایک شخص جو تھوڑا ابہت بھی حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔ کئی لوگ محض اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح لیں۔ حالانکہ شرائط کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو شخص سابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں بھی نہ ہو ایسا خیال کرنا نادانی اور

ثواب کی ہتک

ہے۔ ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو۔ ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں اور اس لئے چندہ لکھوانے سے رکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہو گی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہئے اگر تو وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچ سو کے برابر ہیں۔ اور اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ ایمان کا اپنے لئے تجویز کرتا ہے۔ اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ سے اجر پائے گا

پس قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی میں پھر ایک دفعہ متوجہ کرتا ہوں۔ کہ بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ بعد میں بیسیوں لوگ خطوط لکھتے ہیں۔ کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ معاف کر دیں۔ اور وعدہ قبول کر لیں۔ حالانکہ جب ہم نے ایک قانون بنا دیا تو

معافی کے کیا معنے

پس جنہوں نے بعد میں معافی مانگنی ہے وہ ابھی ہشیار ہو جائیں۔

اس سال چونکہ اس سکیم کی پوری پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس لئے

آئندہ کوئی نیا وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا

سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا بیکار تھے مثلاً کوئی اب طالب علم ہے۔ اور اگلے سال کام پر لگے۔ یا جن کو اس تحریک کا پہلے علم نہیں ہوا تھا۔ بیسیوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب اس سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ اس لئے شامل ہونا چاہتے ہیں اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دیدی ہے۔ مگر آئندہ سال نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ اب اس کی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمدنہ رکھتے تھے۔ یا ان کو اس تحریک کا علم ہی نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ خواہ وہ کتنی منتیں کیوں نہ کرے۔ جو اس سال شامل ہو گا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکے گا۔ کیونکہ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔

پس یہ

آخری اعلان

ہے۔ جس سے دوستوں کو پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ممکن ہے۔ بعض جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کر رہے ہوں۔ اور دوست سمجھتے ہوں۔ کہ ہمارے وعدے پہنچ چکے ہیں۔ دفتر کو چاہئے کہ ایسے مقامات پر کئی لوگوں کو اطلاع بھیجدے۔ کہ ان کے وعدے تا حال نہیں پہنچے۔ اور جن کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع دفتر سے نہیں پہنچی۔ ان کو بھی چاہئے۔ کہ اچھی طرح اطمینان کر لیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ رہ جائیں ابھی وقت ہے۔ کہ وہ اصلاح کر لیں۔ لیکن اگر انہوں نے نہ کرائی۔ تو پھر یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ ہم نے تو وعدہ بھیجدیا تھا۔

سکرٹری یا پریذیڈنٹ کی ذمہ واری ہے

یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اس لئے ہر فرد براہ راست ذمہ دار ہے۔

پس ہر فرد کو یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔ کہ صرف انہی کے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ جو وقت پر پہنچا دیں گے۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتے ہیں۔ تو دوستوں کو چاہئے۔ کہ خود براہ راست وعدے بھیجدیں۔ اور اگر انہوں نے خود بھی نہ بھیجے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ عہدیداران کی سستی میں وہ خود شامل ہیں۔

(خطبہ تاریخ گزرنے کے بعد شائع ہو رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین

غیر معمولی اخلاص کا ثبوت

دے چکے ہیں۔ اور وعدے گزشتہ سال سے بڑھ گئے ہیں۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

میں اس خطبہ کی شرائط میں اس قدر اصلاح کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے سکرٹریوں سے وعدہ لکھنے کو کہا اور انہوں نے وعدہ نہ بھجوایا اگر وہ بعد میں اس کا علم ہونے پر نام لکھوانا چاہیں۔ تو لکھوا سکتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رہے۔ کہ چونکہ اب دس سالہ میعاد مقرر ہے۔ اور حقیقی طور پر

الٰہی فوج کے سپاہی

وہی کہلا سکتے ہیں۔ جو دسوں سال حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں نے سابق میں معافی لے لی تھی۔ وہ اگر ان کامل سپاہیوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو انہیں گذشتہ رقوم بھی ادا کرنی چاہئیں ورنہ وہ دس سالہ قربانی کرنے والوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اپنی قربانی کے مطابق ثواب ضرور حاصل کر لیں گے۔ پس جنہوں نے کسی سابق سال کا چندہ نہیں دیا یا معافی لے لی تھی۔ اور اب وہ دس سالہ سکیم میں شامل ہونے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ انہیں اب

گذشتہ کی تلافی کر لینی چاہئیے

ہاں ان کی سابقہ رقوم کی ادائیگی کے لئے محکمہ مناسب سہولت دے سکتا ہے۔ جس کا فیصلہ وہ محکمہ سے بذریعہ خط و کتابت کر لیں۔)

ٹرینڈ استاد اور استانی کی ضرورت

مولوی عبد المنان صاحب منیجر احمدیہ مردانہ و زنانہ پرائمری سکولز کاٹھ گڑھ کو ایک ٹرینڈ استاد اور استانی کی ضرورت ہے۔ اگر میاں بیوی استاد اور استانی مل جاویں تو ان کو ترجیح دی جائے گی۔ استاد اور استانی کم از کم جے۔ وی ہوں۔ تنخواہ کا فیصلہ مولوی صاحب سے خط و کتابت کر کے کر لیا جائے۔ خواہشمند احباب مندرجہ بالا پتہ پر جلد درخواست کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اہم ملکی حالات اور واقعات

حکومت ہند کا بجٹ مرکزی اسمبلی میں

۲۸ فروری کو دہلی میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ اس میں سر جیمز گرگ فائننس ممبر نے بجٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں آمدنی کا اندازہ ۸۲ کروڑ ۱۵ لاکھ اور خرچ کا اندازہ ۸۲ کروڑ ۶۵ لاکھ ہے۔ اور اس طرح ۵۰ لاکھ کا خسارہ ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے کپاس کی درآمد پر ڈیوٹی چھ پائی فی پونڈ کے بجائے ڈیڑھ آنہ کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ڈیوٹی میں اضافہ سے ہمیں ۵۵ لاکھ روپیہ وصول ہو جائے گا۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ بجائے خسارہ کے پانچ لاکھ کی بچت رہے گی آپ نے اعلان کیا۔ کہ کپاس پر ڈیوٹی میں اضافہ کل سے ہی کر دیا جائیگا نمک پر سوا روپیہ فی من کی ڈیوٹی بدستور رہے گی۔ کارڈ اور لفافہ کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ کھانڈ پر پہلے ایک روپیہ پانچ آنہ فی ہنڈرڈ ویٹ ڈیوٹی تھی۔ جسے اب گھٹا کر آٹھ آنہ کر دیا ہے۔ فوجی اخراجات میں ایک کروڑ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور یہ روپیہ تنخواہوں کی رقم میں کانٹ چھانٹ کرنے سے بچایا گیا ہے۔

آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں تجارت کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد توقعات کے بالکل خلاف یہ حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ کسٹمز کی آمدنی میں ۳ کروڑ ۷۶ لاکھ کی کمی ہو گئی ہے محکمہ ریلوے کو بجٹ کی نسبت ۱۵ لاکھ روپیہ کم آمدنی کی توقع ہے۔ اگرچہ انکم ٹیکس کی آمد میں ۷۹ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور اس میں سے حسب قاعدہ صوبجات کو ۳۵ لاکھ روپیہ دیا جانا چاہیئے مگر ریلوے بجٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس میں سے سولہ لاکھ روپیہ وضع کر لیا جائے گا۔ محکمہ فوج کے لئے ۴۵ کروڑ ۱۸ لاکھ روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ گذشتہ سال فوجی محکمہ پر جو خرچ ہوا ہے۔ وہ ہنگامی فوجی ضروریات اور بین الاقوامی صورت حالات کے بالمقابل بہت ہی کم ہے۔ اور امید ہے چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ کی بناء پر ملک معظم کی حکومت جو فیصلہ کرے گی۔ اس کے مطابق ہندوستانی فوجوں کو جدید ترین اسلحہ سے مسلح کر دیا جائے گا۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۸ء کو حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے فوجی اخراجات کے لئے ۵۰ لاکھ پونڈ کی گرانٹ کا اعلان کیا تھا۔ جس میں سے ۲۱ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کی پہلی قسط وصول ہو چکی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ دنیا اس وقت نئی نئی پیچیدگیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ اور ہندوستان ان مشکلات سے صرف اسی صورت میں نجات پا سکتا ہے۔ کہ مختلف قوموں اور فرقوں کی باہمی کشمکش دور ہو جائے۔ جب تک سیاسی مصالحت نہ ہو۔ مرکزی حکومت اور صوبجاتی حکومتیں عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اگر باہمی کشمکش دور ہو جائے۔ تو نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی اپنی خوشحالی میں اضافہ ہو جائے گا بلکہ وہ ساری دنیا کی خوشحالی میں حصہ دار بن سکے گا۔ سر جیمز گرگ چونکہ ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ آخری بجٹ تھا۔ جو انہوں نے پیش کیا۔

بنگال اسمبلی میں ہنگامہ

۲۸ فروری کو بنگال اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ اور میونسپل امنڈمنٹ بل حکومت کی طرف سے بحث کے لئے پیش ہوا۔ ایک کانگرسی ممبر نے اعتراض کیا۔ کہ آج کا دن غیر سرکاری بلوں کے پیش ہونے کا دن ہے۔ اس لئے آج سرکاری بل پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ گورنر نے آج اس بل کے پیش کئے جانے کی اجازت دی ہے مگر اسے کوئی حق نہیں۔ کہ ہاؤس کے حقوق پر چھاپہ مارے۔ سپیکر نے کہا۔ کہ میں اس اعتراض سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس لئے حسب دستور سابق اس بل پر بحث جاری رہنی چاہیئے۔

یورپین گروپ کے لیڈر جب اس بل پر تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو ایک کانگرسی ممبر نے کہا۔ کہ آج میرا ریزولیوشن پیش ہونا تھا۔ جسے میں پیش کرتا ہوں۔ سپیکر نے بار بار بیٹھنے کو کہا۔ مگر وہ نہ مانے۔ آخر سپیکر نے ۱۵ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کر دیا۔ اس پر کانگرسیوں نے انقلاب زندہ باد اور بندے ماترم کے نعرے ہاؤس میں ہی لگنے شروع کر دیئے۔

پندرہ منٹ کے بعد اجلاس پھر شروع ہوا۔ تو کانگرسیوں نے پھر وہی شور و غوغا شروع کر دیا۔ اور کام میں رکاوٹ ڈالنے لگے سپیکر نے تین کانگرسی ممبروں کو باری باری باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ لیکن اس پر بھی ہنگامے میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ اور آخر سپیکر نے مجبور ہو کر اجلاس کے التوا کا اعلان کر دیا۔

میونسپل امنڈمنٹ بل کا مقصد جس پر کانگرسی اس قدر برہم ہوئے۔ یہ ہے۔ کہ اس وقت کلکتہ کارپوریشن میں مخلوط انتخاب رائج ہے۔ اس طریق کو اڑا کر اس کے بجائے جداگانہ انتخاب رائج کیا جائے۔ مسلمانوں کو اس وقت صرف ۱۹ نشستیں حاصل ہیں۔ جن میں تین کی زیادتی کی جائے۔ مزدوروں کو دو نشستیں دی جائیں۔ اور اسی طرح اینگلو انڈین کو بھی۔ اور زمینداروں کی ۴۶ نشستوں میں سے سات ہریجنوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں

وزارت سندھ اور اوم منڈلی

کراچی سے ۲۸ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ سندھ اسمبلی کی ہندو پارٹی نے اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کر رکھا ہے۔ آج کے اجلاس میں بھی وہ شریک نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم سے مل کر اپنی شکایات بھی پیش کر چکی ہے۔ ان کی شکایات میں سے اہم شکایت اوم منڈلی کے متعلق ہے۔ سندھ کے ہندوؤں میں اس کے خلاف سخت شورش بپا ہے۔ کیونکہ اس نے ان کی اہلی اور تمدنی زندگی کو برباد کر دیا ہے۔ نوجوان لڑکیاں بلکہ نابالغ لڑکیاں بھی گھروں سے بھاگ کر اس میں شریک ہو رہی ہیں۔ اور ان کو اس سے باز رکھنے کے لئے ہندوؤں کی تمام کوششیں اس وقت تک بیکار ہو چکی ہیں۔ اور اب اس کے خلاف ایک عام ایجیٹیشن شروع ہو چکی ہے۔ چنانچہ آج تقریباً ۵۰۰ ہندوؤں نے اوم منڈلی کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھائی کر دی۔ اور پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ وزیر اعظم اور دیگر ارکان حکومت نے فوراً موقع پر پہنچ کر امن بحال کیا۔ حکومت کی طرف سے اس کے بانی داد الیکھراج کے خلاف مقدمہ تو چلایا جا رہا ہے۔ لیکن ہندو پارٹی کا مطالبہ ہے کہ اس منڈلی کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور چونکہ ان کا یہ مطالبہ فی الحال پورا نہیں کیا گیا۔ اس لئے انہوں نے اس رنگ میں پروٹسٹ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی ایک شکایت یہ بھی ہے۔ کہ ان کے ایک ممبر کو ڈپٹی سپیکر شپ بننے میں کیوں مدد نہیں دی گئی۔ یہ پارٹی وزارت کی حامی تھی۔ لیکن اب وہ اس سے برگشتہ ہے۔ اگر وہ اپوزیشن میں شامل ہو گئی۔ تو پھر وزارت کا قائم رہنا مشکل ہو جائے گا۔

ہندوستان میں ایک گول میز کانفرنس کی تجویز

بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس وقت اعلیٰ سرکاری حکام کے مدنظر ہندوستان میں ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا سوال ہے۔ جس میں کانگرس۔ ہندو سبھا۔ مسلم لیگ نیز ریاستوں کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اور اس میں فیڈرل سکیم پر بحث کی جائے گی۔ خاص کر فیڈرل اسمبلی میں ریاستی نمائندوں کے انتخاب کے طریق کا فیصلہ ہوگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس کی مستعفی ورکنگ کمیٹی اور سرکاری حکام کے مابین یہ چیز قریباً طے شدہ تھی۔ کہ مسٹر بوس کی کامیابی نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبر دراصل اسی وجہ سے مسٹر بوس کے مخالف تھے۔ اور یہی بات تھی۔ جو مسٹر بوس نے کہی تھی اور ممبران ورکنگ کمیٹی اس قدر برافروختہ ہو گئے تھے۔

ایک نہایت سبق آموز تصنیف

میری والدہ نام کی مختصر سی کتاب کا جس کو محترم آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی رکن مجلس انتظامیہ گورنر جنرل آف انڈیا نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق عام طور پر یہی خیال تھا۔ کہ آپ اعلےٰ درجہ کے مقنن اور منفرد مدبر اور سنٹرل اسمبلی میں نہایت اعلےٰ درجہ کے مقرر ہیں۔ لیکن میری ناچیز معلومات کے مطابق سب سے پہلے آپ نے ملک کے مایہ ناز ادیب اور شاعر عزیزی شوکت تھانوی سلمہ کے دلوں پر اپنی وجد آفرین رائے لکھ کر اور اب یہ مختصر کتاب شائع کر کے اپنے علمی اور ادبی ذوق کا سکہ بھی دنیائے ادب اردو پر جما دیا ہے۔ اس کتاب میں آنریبل چودہری صاحب نے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ کے ایمان افروز حالات لکھے ہیں جو اس بات کی ایک دلیل ہیں۔ کہ بڑے آدمیوں کی مائیں خاص شان کی ہوتی ہیں۔ اور ان کی اعلیٰ تربیت ہی کا اثر ہوتا ہے۔ کہ بڑے آدمی بڑے بنتے ہیں۔ اس کتاب میں جو حالات لکھے گئے ہیں۔ وہ اس دعوے کی ایک دلیل ہیں۔ حضرت حسین بی بی مرحومہ نے جس طرح خدا کی راہ میں قربانیاں کیں۔ اور جس طرح آج سے پچاس سال قبل دور پرفتن میں خدا تعالےٰ کی توحید کو قائم کیا اس کا اصلی اجر تو خدا تعالےٰ ان کو جنت الفردوس کے اعلےٰ سے اعلےٰ مقامات اور اپنی نعماء جنت فرما کے دے رہا ہوگا۔ اور آئندہ برابر دیگا مگر دنیا میں مرحومہ کے لئے یہی کیا کم نعمت تھی۔ کہ آپ کو چودہری نصر اللہ خان صاحب ایسا نیک دل پاک طینت اور خادم اسلام شوہر ملا اور لائق فائق اولاد عطا ہوئی۔

مجھے سر ظفر اللہ خان صاحب کے اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب اور پھر اس جوانی میں جلد جلد ترقی کرنے پر بے حد تعجب ہوتا تھا لیکن اس کتاب کو پڑھ کر مجھے ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو گیا۔ کہ چودہری صاحب کو جو کچھ ملا وہ مرحومہ و مغفورہ کی قربانیاں ہیں جو چودہری صاحب کی ترقیوں کی شکل میں متمثل ہوئی ہیں۔ والدین اور خاص کر ماں کے لئے اولاد سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہوتی۔ اور بچوں کا انتقال ماں باپ اور خاص کر ماں کے لئے بیحد صبر آزما ہوتا ہے اور جو اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں وہی نعمائے الہٰی کے وارث ہوتے ہیں۔ حضرت حسین بی بی صاحبہ ان مومنات میں پیش پیش نظر آتی ہیں۔ ویسے تو کئی بچوں کے انتقال پر آپ کا صبر و استقلال نمایاں ہوا۔ لیکن سب سے زیادہ آپنے اپنے بچوں میں سے ظفر اول اور رفیق کے انتقال پر جو استقلال اور صبر اور رضا بالقضا کا نمونہ دکھایا۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید پر پختہ ایمان کا ثبوت دیا۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف تھا۔ ویسے تو اس مختصر سی کتاب کا ایک ایک واقعہ اپنے اندر بیسیوں سبق رکھتا ہے۔ اور اس کے پڑھنے سے باغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ثمرات بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور انسان کا سچا تعلق ذات باری تعالےٰ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن حضرت ممدوحہ کا احمدیت قبول کرنے کا واقعہ اس قابل ہے۔ کہ اس سے مسلمان مستورات خاص طور پر سبق حاصل کریں۔ دیگر اسلامی ممالک کا تو مجھے علم نہیں لیکن ہندوستان کے بہت سے واقعات جانتا ہوں۔ کہ یہاں عورتوں کا مذہب شوہروں کے ساتھ وابستہ ہوا کرتا ہے لیکن خدا تعالےٰ اپنے اعلےٰ سے اعلےٰ نعما مرحومہ پر نازل فرمائے۔ آپ پر جب رویا اور کشوف صادقہ کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کھل گئی تو آپنے بلا انتظار اس امر کے کہ آپکے شوہر اس کو قبول کرتے ہیں یا نہیں احمدیت کو قبول کر لیا اور جس مقدس وجود کا ۱۳ سو برس سے انتظار ہو رہا تھا۔ اس کے بارہ میں خدا سے اطلاع پا کر اور اس کو مہدی اور مسیح موعود تسلیم کر کے اس کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اور جب آپکے شوہر نے اس پر کچھ رنج کا اظہار کیا تو کتمان ایمان کو نہایت کمزوری کی علامت خیال کرتے ہوئے یہ جواب دیا۔ اگر آپکو یہ

ہوتا ہے۔ جن احمدی احباب نے اس کا ابھی تک مطالعہ نہ کیا ہو۔ وہ اب ضرور کریں۔ خاکسار۔ محمد عثمان احمدی از لکھنؤ۔